

باب: 62

نظام الدین اولیاءؒ

(1238 - 1325 AD)

نظام الدینؒ کا اصل نام سید محمد ہے۔ آپ کو سلطان المشائخ کہا جاتا ہے۔ محبوب الہی اور شمس الملک بھی آپ کے القابات ہیں۔ آپ 1238ء میں بدایوں، ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ ویسے آپ کا آبائی وطن بخارا تھا۔ آپ کے دادا اور نانا اپنے خاندانوں کے ساتھ چنگیز خان کی لڑائی کے سبب بخارا سے لاہور پہنچے اور بعد میں بدایوں منتقل ہو گئے۔ آپ کے والد کا نام سید احمد اور والدہ کا نام بی بی زلیخا ہے۔ آپ کی والدہ نے آپ کی پوری تعلیم اور تربیت کی۔ آپ نے نوعمری میں ہی تفسیر، حدیث اور فقہ کی تعلیم میں دسترس حاصل کر لی۔ خواجہ شمس الدین خوارزمیؒ مولانا احمد تبریزی اور مولانا کمال الدین محدثؒ آپ کے اساتذہ میں سے تھے۔ آپ نے علوم دینیہ کے علاوہ ہندسہ اور ہیئت کے علوم میں بھی دلچسپی لی۔

حضرت نظام الدینؒ نے جب بابا فرید گنج شکرؒ کے متعلق سنا تو ان سے ایک قلبی تعلق سا پیدا ہو گیا لہذا آپ 1257ء میں اودھن جا کر بابا صاحب سے بیعت ہو گئے۔ چار سال بعد آپ کو خلافت عطا ہوئی۔ اس کے بعد آپ دہلی تشریف لائے اور درس و تدریس کا سلسلہ قائم کیا۔ پھر غیاث پور میں سکونت اختیار کی۔ اس پورے عرصے میں آپ کو مالی طور پر تنگی کا سامنا رہا۔ اسی زمانے میں ایک بار ایک غیر معمولی واقعہ پیش آیا جس کی تفصیل کچھ یوں ہے، کہ آپ کے پاس کل آدھ سیر آٹا تھا جو کہ ایک ہنڈیا میں ابلا جا رہا تھا۔ اتفاق سے ایک مجذوب کا ادھر سے گذر ہوا۔ وہ مجذوب آپ کے پاس پہنچا اور کچھ کھانے کے لیے مانگا تو آپ نے وہی ہنڈیا اس کے سامنے رکھ دی۔ اس نے پہلے تو کچھ کھایا پھر ہنڈیا زمین پر دے ماری اور کہا ”۔۔ درویش نظام الدین! حضرت شیخ فرید الدین مسعود نے تم کو نعمتِ باطنی عطا کی ہے، لیکن تمہارے فقر ظاہری کی دیگ کو آج میں نے توڑ دیا۔۔“ - کہا جاتا ہے کہ اس دلچسپ واقعہ کے بعد آپ کے مالی حالات میں نمایاں تبدیلی آ گئی۔

نظام الدینؒ کو زیادہ عروجِ غلیبوں کی بادشاہت میں ہوا، خاص طور پر علاء الدین خلجی کے دور میں۔ تمام ہی بادشاہ آپ کا بے حد احترام کرتے تھے اور آپ سے میل جول بڑھانے کے خواہشمند رہتے تھے لیکن آپ ہمیشہ ان سے ملنے سے کتراتے تھے۔ آپ کا کہنا ہوتا کہ میں ایک درویش ہوں اور درویشوں کا بادشاہوں سے کیا کام۔۔۔؟

آپ کے بہت سے شاگردوں میں امیر خسرو، رفیع الدین ہارون، سید حسین کرمانی، سید محمد امام اور امیر احمد سنجری کے نام ملتے ہیں۔ فوائد الفوائد، فصل فواد، راحت المبین اور سید الاولیاء آپ کی چار تصنیفات ہیں۔ فوائد الفوائد کو آپ کے خلیفہ امیر احمد سنجری نے مرتب کیا ہے۔

تذکرہ نویسوں نے لکھا ہے کہ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے دسترخوان پر روزانہ کئی ہزار لوگ کھانا کھاتے تھے۔ مگر لوگ حیران رہتے کہ اتنا روپیہ آپ کے پاس کہاں سے آتا ہے۔ اور جب وہ یہ دیکھتے کہ نذر و نیاز کی رقمیں بھی آپ اپنے پاس نہیں رکھتے، بلکہ اسی وقت فقیروں میں بانٹ دیتے ہیں تو ان کی حیرت کی انتہا نہ رہتی۔

جس وقت نظام الدینؒ، سلطان المشائخ کے رتبے تک پہنچے اس وقت تک تصوف اور درویشی دونوں کی نئی ترجمانی ہو چکی تھی۔ اُس وقت محی الدین ابن عربیؒ کا فلسفہ بھی سامنے آچکا تھا۔ جن کا کہنا تھا کہ دنیا کے ظاہری نظام کے ساتھ ساتھ ایک باطنی نظام بھی ہے جو قطبوں، ابدالوں اور اوتاروں کے سر پر قائم ہے۔ حضرت نظام الدینؒ، ابن عربیؒ کے اس نظریے سے متاثر اور متفق ہوئے۔ بلکہ اس موضوع پر آپ نے اس میں اضافہ کیا کہ "۔۔ جب ولی مقام قطبیت اور غوثیت کو طے کر کے مرتبہ محبوبیت کو پہنچتا ہے تو اس کی ذات، مظہر الہی ہو جاتی ہے۔ اور اس کا ارادہ بھی، ارادۃ اللہ بن جاتا ہے۔۔۔"

بافرید، جب نظام الدینؒ کو خلافت دے رہے تھے تو اس وقت آپ کو "نظام الدین والدینیا" کہہ کر خطاب کیا۔ اور شاید مرشد کے اسی ارشاد اور ابن عربیؒ کی تعلیمات کا اثر تھا کہ آپ نے ایک تارک الدنیاء درویش کی طرح اپنے زندگی نہیں گزارا بلکہ شاہانِ وقت کے سامنے بھی اپنی پوزیشن اس طرح برقرار رکھی کہ جس طرح ابن عربیؒ کے قول کے تحت قطبوں اور ابدالوں کی تھی۔ حضرت نظام الدینؒ نے کبھی اس بات کا خود سے تو دعویٰ نہیں کیا لیکن عام طور پر یہی خیال کیا جاتا ہے کہ آپ اپنے زمانے کے "قطب" تھے۔ آپ سے حسن عقیدت و ارادتمندی رکھنے والے مسلمان "نظامی" کہلاتے ہیں۔ اور وہ آج ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔